سوال

(95) کیا سونے اور چاندی میں زکوٰۃ واجب ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اس سونے میں زکوۃ واجب ہے، جسے کوئی عورت محض زینت اور استعمال کے لیے رکھتی ہے اور وہ تجارت کے لیے نہ ہو؟ (بشیر۔ ع۔ الخرج)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورتوں کے زیور کی زکوۃ میں، جبکہ وہ حد نصاب کو پہنچ جائے اور تجارت کے لیے نہ ہو، اہل علم کے درمیان اختلاف ہے... اور صحیح بات یہ ہے کہ جب وہ حد نصاب کو پہنچ جائے تو اس میں زکوۃ واجب ہے خواہ یہ محض پہننے اور زینت کے لیے ہو۔

سونے کا نصاب بیس مثقال ہے اور اس کی مقدار ۱۱۳/۷ گنی سعودی ہے۔ اگر زیور اس سے کم مقدار میں ہو تو اس میں زکوۃ نہیں۔ الا یہ کہ وہ تجارت کے لیے ہو۔ اس صورت میں اس میں زکوۃ مطلق ہوگی۔ یعنی جب اس کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب کے برابر ہو جائے۔ چاندی کا نصاب ۱۴۰ مثقال ہے اور درہموں سے اس کی مقدار ۵۶ ریال ہے۔ اگر چاندی کا زیور اس سے کم مقدار میں ہو تو اس میں زکوۃ نہیں۔ الا یہ کہ وہ تجارت کے لیے ہو۔ اس صورت میں اس میں زکوۃ مطلق ہوگی یعنی جب اس کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب کے برابر ہو جائے۔

سونے اور چاندی کے زیور جو پہننے کے لیے تیار کیے گئے ہوں ان میں زکوۃ کے واجب ہونے کی دلیل نبی ﷺ کے اقوال کا عموم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ)) (الحدیث)

''جس شخص کے پاس بھی سونا اور چاندی ہو اور وہ اس کی زکوۃ ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی بڑی بڑی تختیاں تیار کی جائیں گی۔ جن سے اس کے پہلو، اس کے ماتھے اور اس کی پشت کو داغا جائے گا۔''

اور عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث یوں ہے:

((أن امرأة دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی ید ابنتها مسکتان من ذهب، فقال: ((اتعطین زکاة هذا)) قالت: لا قال ((ایسرک ان یسورک اللہ بهما یوم القیامة سوارین من نار؟)) ...فالقتهما، وقالت: هما للہ ولرسوله))

''ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی۔ اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو کڑے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا: 'کیا ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟'' وہ کہنے لگے۔ نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا 'کیا تجھے یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے عوض قیامت کے دن دو آگ کے کنگن پہنائے؟''...اس عورت نے وہ دونوں کڑے آپ کے آگے ڈال دیئے اور کہا یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔''

اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا۔

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ انہوں نے سونے کے پازیب پہنے ہوئے تھے۔ وہ کہنے لگیں:

((یا رسُولَ اللّٰہ !اکَنزٌ ھُوَ؟ فقَالَ رَسُولُ اللّٰہ مَا بَلَغَ اَن یُزَکّیٰ فزُکّیَ فلیسَ بکَنزٍ))

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہ کنز (خزانہ) کے حکم میں ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچ جائیں تو زکوٰۃ ادا کرو۔ پھر یہ کنز کے حکم میں نہ رہیں گے۔''

اس حدیث کو ابو داؤد اور دار قطنی نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ نہیں کہا کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں ہوتی۔

اور جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''زیور میں زکوٰۃ نہیں'' تو یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کا اصل سے یا احادیث صحیحہ سے معارضہ کرنا جائز نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ